السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سونا مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے پہننا بھی حرام ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لئے سونا پہننا حلال ہے بشرطیکہ وہ زکوٰۃ ادا کریں۔

سنن الترمذی (اللباس باب ۱ ح ۱۷۲۰) اور النسائی (۸/ ۱۶۱ ح ۵۱۵۱) کی صحیح روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«احل الذہب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورہا»

سونا اور یشم، میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں کے لئے حرام ہے۔

ایک صحیح روایت مں آیا ہے کہ ایک عورت کی بیٹی کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: «اتعطین زکاة ہذا؟» کیا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟

نے لگی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے میں قیامت کے دن آگ کے کڑے پہنا دے؟ تو اس عورت نے انھیں پھینک دیا۔ (سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ باب الکنز ما ھو؟ وزکوٰۃ الحلبی ح ۱۵۶۳)

(اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے اور اسے ابن القطان الفاسی نے بھی صحیح کہا ہے۔ (نصب الرایہ ج ۲ ص ۳۷۰

اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے:

۱: عورتوں کے لئے سونا جائز ہے چاہے وہ کڑوں کی صورت میں ہو یا ٹکڑوں کی صورت میں۔

۲: زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے (بشرطیکہ نصاب یعنی سات تولے) تک پہنچ جائیں۔

۳: رول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر صحابہ کرام ہر وقت جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ صحیح احادیث کے مخالف ہونے کی وجہ سے مرجوح ہے۔ ان کی پش کردہ دلیل کا تعلق عدم زکوٰۃ سے ہے یا کراہیت تنزیہی ہے۔ متعدد علماء نے شیخ صاحب رحمہ اللہ کا رد لکھا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

## ج2ص505

محدث فتویٰ